نادان کی دوستی
تحریر: معظم جاوید بخاری

نادان کی دوستی!

تحریر: معظم جاوید بخاری

ایک قصبے میں ایک بلی اور ایک کتے نے مل کر ایک دکان کھولی۔ اس میں ضروریات زندگی کی تمام چیزیں دستیاب تھیں بلی نے کتے کو سودا سلف کی فروخت کی ذمہ داری سونپی اور خود دکان کا حساب کتاب سنبھال لیا۔ قصبے کے تمام لوگ اس کی دکان پر آتے اور خوب خریداری کرتے۔ دونوں کی کوشش سے کاروبار ترقی کرنے لگا۔

ایک دن بلی دکان کے کاؤنٹر پر آئی تو اس نے دیکھا کہ گاہک نے سودے کی جو رقم ادا کی تھی اُس کے مقابلے میں سودا کافی زیادہ دکھائی دیتا تھا۔ بلی نے آگے بڑھ کر وہ پیکٹ پکڑ لیا اور تولا تو وہ واقعی وزن میں زیادہ نکلا۔ بلی نے گاہک کو شرمندہ کیا اور کتے کو تنبیہ کی کہ وہ دھیان سے سودا تولا کرے۔ کتا بے حد نادم ہوا اور اس نے وعدہ کیا

کہ وہ آئندہ پورا پورا خیال رکھے گا۔ بلی کو محسوس ہوا کہ کتا عقلمند جانور نہیں ہے' لوگ اسے چکنی چپڑی باتوں میں لگا کر فریب دے جاتے ہیں لہٰذا اس نے ایک مرغے کو اپنی دکان پر ملازم رکھ لیا۔ مرغا کافی ہوشیار اور چالاک تھا۔ اس نے پہلے پہل تو پوری دیانت داری سے دکان کے فرائض سنبھالے۔ جب اس نے دیکھا کہ بلی کا اعتماد اس پر جم چکا ہے اور اب وہ دکان کی طرف اتنی توجہ نہیں دیتی ہے کہ جتنی کہ اسے دینا چاہئے تھی' وہ موقع پا کر چھوٹی موٹی بے ایمانی کرنے لگا۔ وہ اکثر گاہکوں کو مہنگے داموں مال فروخت کرتا اور اضافی پیسے اپنی جیب میں ڈال لیا کرتا۔ یہ سلسلہ کئی ماہ تک جاری رہا۔ اس دوران کتے کی حیثیت دکان میں چوکیدار کی حد تک رہ گئی۔ وہ سارا سارا دن دکان کے دروازے پر بیٹھ کر وقت گزارتا۔ جوں جوں وقت گزرتا گیا، مرغے کی من مانی بڑھتی چلی گئی۔ وہ اب اکثر گاہکوں سے جھگڑتا اور مال کو زیادہ سے زیادہ مہنگے داموں فروخت کرنے کی کوشش کرتا۔ بلی
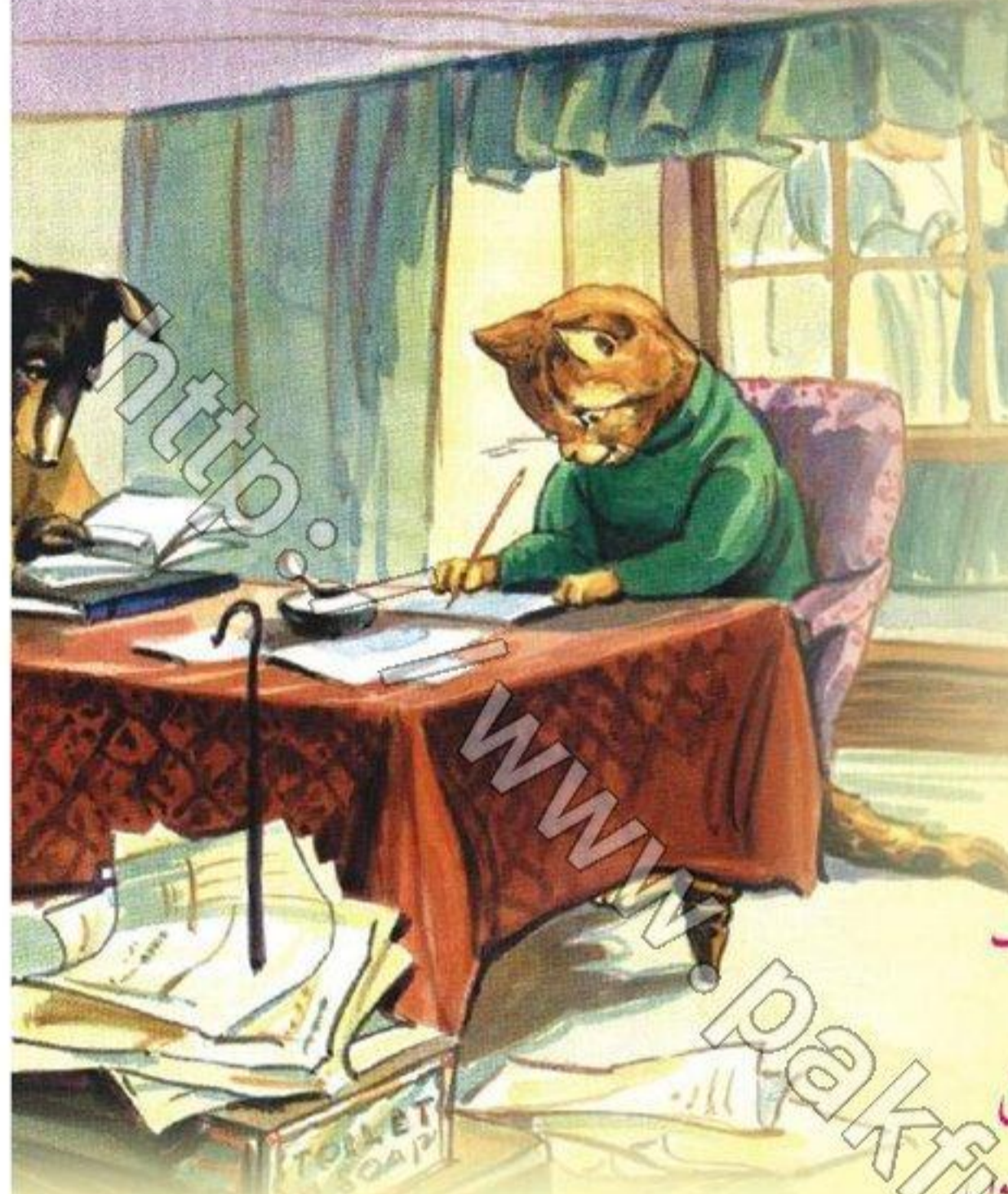
چونکہ حساب کتاب میں ماہر تھی، وہ جب بھی بکنے والے مال اور آمدنی کا حساب کیا کرتی تو وہاں اسے کوئی فرق دکھائی نہ دیتا' لہٰذا اس کا مرغے پر اعتماد مزید مستحکم ہو گیا۔ وہ جب کبھی دکان میں چلی آتی تو مرغ اس کے سامنے مال فروخت نہ کرتا بلکہ اس کے ساتھ باتوں میں وقت ضائع کر دیتا۔ جس کی وجہ سے گاہک کو کافی دیر ہو جاتی۔ چونکہ قصبے میں کوئی دوسری دکان موجود نہ تھی اس لئے ہر کوئی مجبوری کے عالم میں وہیں سے مہنگے داموں سودا سلف خریدنے پر مجبور تھا۔ مرغے کی سینہ زوری دیکھ کر کچھ لوگوں نے بلی کو اس کی شکایت لگائی۔ بلی کو حساب کتاب میں کوئی فرق دکھائی نہیں دیتا تھا اس لئے اس نے لوگوں کی باتوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔ اس نے ایک دن مرغے سے دریافت کیا کہ قصبے کے لوگ تم نالاں کیوں ہیں تو اس نے منہ بنا کر کہا کہ وہ سب لوگ میری ملازمت سے خوب جلتے ہیں اور بلاوجہ میری برائیاں کر کے میری ملازمت کو ختم کر دینا چاہتے ہیں۔ میری ایمانداری اور دیانت داری آپ کے سامنے ہے' میں کسی کو مال چوری نہیں کرنے دیتا اور نہ خود مال چوری کرتا ہوں۔ بلی اس کی عیارانہ باتیں سن کر خاموش ہو گئی۔ اس نے سوچا کہ دکان کا معاملہ جس خوش اسلوبی سے مرغا چلا رہا ہے' اس طرح وہ خود بھی نہیں چلا سکتی۔ اس نے لوگوں کی باتوں پر توجہ دینا چھوڑ دی۔ لوگوں نے تنگ آ کر قصبے کے کوتوال کو شکایت کی کہ وہ بلی کی دکان کی طرف توجہ دے اور مرغے کو مہنگے داموں سودا سلف بیچنے سے روکے۔ کوتوال یہ سن کر دکان میں چلا آیا۔ اس نے مرغے کو ڈنڈا دکھا کر دھمکایا کہ اگر آج کے بعد اس نے مہنگے

داموں سودا سلف فروخت کیا تو وہ اسے حوالات میں بند کردے گا۔ مرغا یہ سن کر بڑا پریشان ہوا۔ اسے تو اپنی تنخواہ کے علاوہ پیسے کمانے کی عادت پڑ چکی تھی' اس نے کچھ سوچ کر کوتوال کو کہا کہ وہ اگر اس کی طرف توجہ دینا چھوڑ دے اور اپنے کام سے کام رکھے تو وہ اسے ماہوار معقول پیسے دینے کو تیار ہے۔ کوتوال نے اس کی بات پر غصے کا اظہار کیا مگر مرغے نے زبردستی اس کے جیب میں کچھ پیسے ڈال دیئے۔ کوتوال خاموشی سے واپس لوٹ آیا۔ اس دن کے بعد یہ سلسلہ شروع ہوگیا کہ کوتوال مرغے کے ساتھ مل گیا اور ضرورت کے وقت اس سے پیسے لینے لگا۔ ایک دن یوں ہوا کہ مرغا کہیں باہر گیا ہوا تھا اور بلی دکان کی رکھوالی کر رہی تھی تو کوتوال وہاں چلا آیا۔
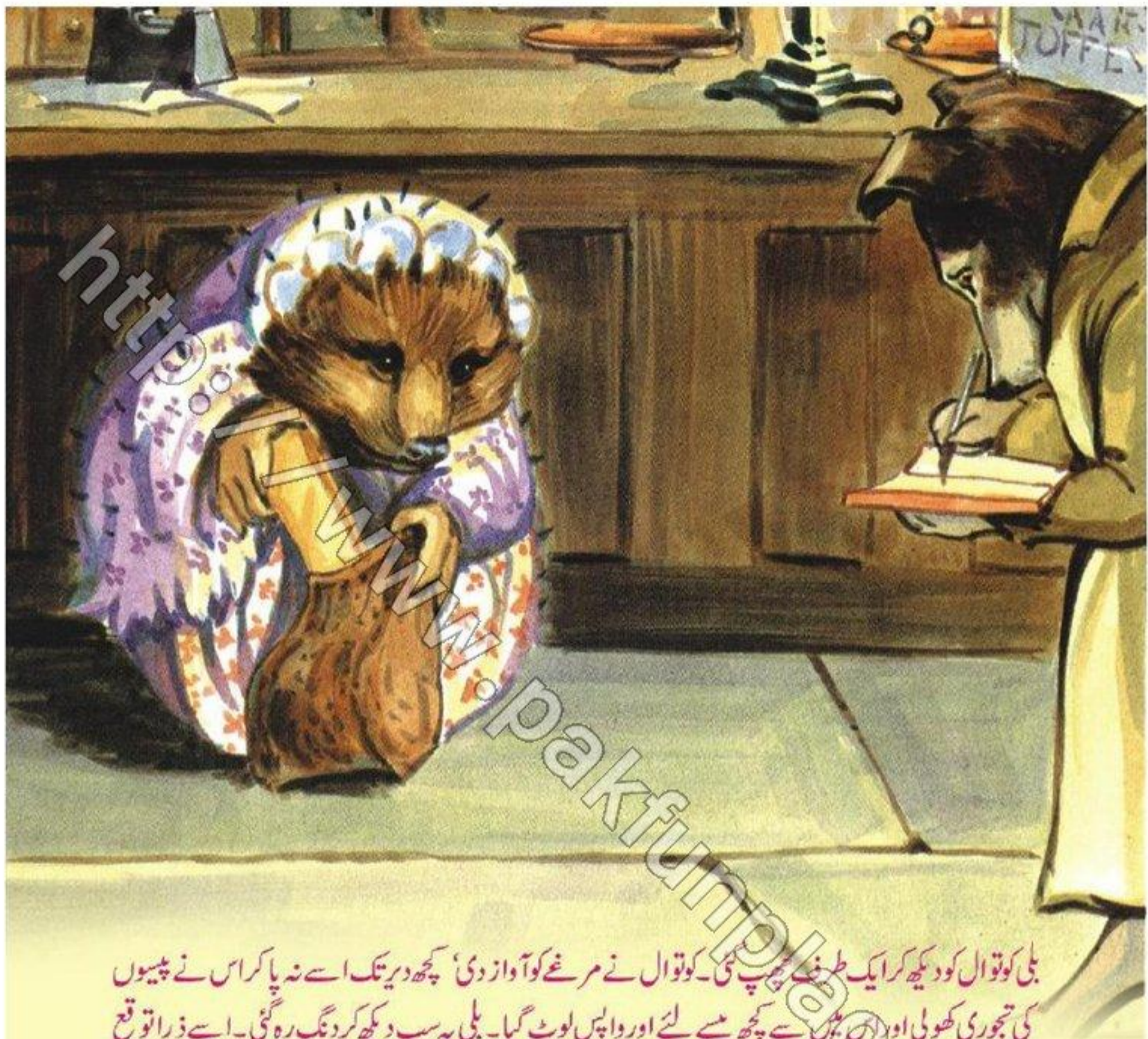
بلی کوتوال کو دیکھ کر ایک طرف چھپ گئی۔ کوتوال نے مرغے کو آواز دی' کچھ دیر تک اسے نہ پا کر اس نے پیسوں کی تجوری کھولی اور اس میں سے کچھ پیسے لئے اور واپس لوٹ گیا۔ بلی یہ سب دیکھ کر دنگ رہ گئی۔ اسے ذرا توقع نہیں تھی کہ کوتوال ایسی کوئی حرکت کرے گا۔ جب مرغا واپس آیا تو بلی نے اس سے کوتوال کا پوچھا۔ مرغے نے کہا کہ کچھ دن پہلے اس نے کوتوال سے کچھ پیسے اُدھار لئے تھے' وہ اس کی غیر موجودگی میں اپنے پیسے لے گیا ہوگا۔ مرغے نے اپنی تنخواہ میں سے کچھ پیسے کٹوا کر بلی کو مطمئن کر دیا تھا۔ کچھ دن گزرنے کے بعد مرغے کو کسی کام کے سلسلے میں شام کے وقت دکان سے جلدی جانا پڑا تو بلی نے کتے کو کہا کہ وہ اس کی جگہ دکان سنبھالے۔ دکان بند کرنے کچھ دیر پہلے ایک بوڑھی گاہک آئی اور اس نے کچھ سودا سلف خریدا اور اس کے پیسے کتے کے ہاتھ میں تھما دیئے۔ کتے نے جب پیسے لے کر شمار کئے تو وہ سامان کی قیمت سے کافی زیادہ تھے۔ کتے نے بوڑھی سے

پوچھا کہ وہ زیادہ پیسے کیوں لے رہی ہے تو اس نے حیرت سے اسے دیکھا اور کہا کہ تمہیں شاید سامان کی قیمت صحیح طرح معلوم نہیں، مرغا ہمیں اسی بھاؤ چیزیں دیتا ہے۔ کتا یہ سن کر خاموش ہو گیا اور دکان بند کر کے بلی کے پاس چلا آیا۔ کتے نے بلی کو یہ سب ماجرا بتایا تو بلی کے کان کھڑے ہو گئے۔ اس نے دکان میں آ کر اس کی بھرپور تلاشی لی۔ کچھ دیر کی کوشش کے بعد اسے کاؤنٹر کے نیچے موجود خفیہ خانے میں سے ایک کاغذ مل گیا جس پر سامان کی قیمتیں درج تھیں۔ یہ قیمتیں سامان کی اصل قیمتوں سے دوگنا تھیں۔ بلی سمجھ گئی کہ لوگ مرغے کی صحیح شکایت کرتے تھے۔ مرغا انہیں اندھیرے میں رکھ کر خود منافع کما رہا تھا۔ بلی کو بڑا تاؤ آیا' وہ کتے پر برسنے لگی کہ وہ تو سارا سارا دن وہاں موجود رہتا ہے، اسے کبھی یہ معلوم نہیں ہوا کہ مرغا کیا گل کھلا رہا ہے۔ کتا سر جھکائے خاموش کھڑا رہا۔ بلی اس کی جھکی گردن دیکھ کر ہاتھ ملتی ہوئی بولی۔ لوگ صحیح کہتے ہیں کہ احمق اور نادان کے ساتھ مل کر
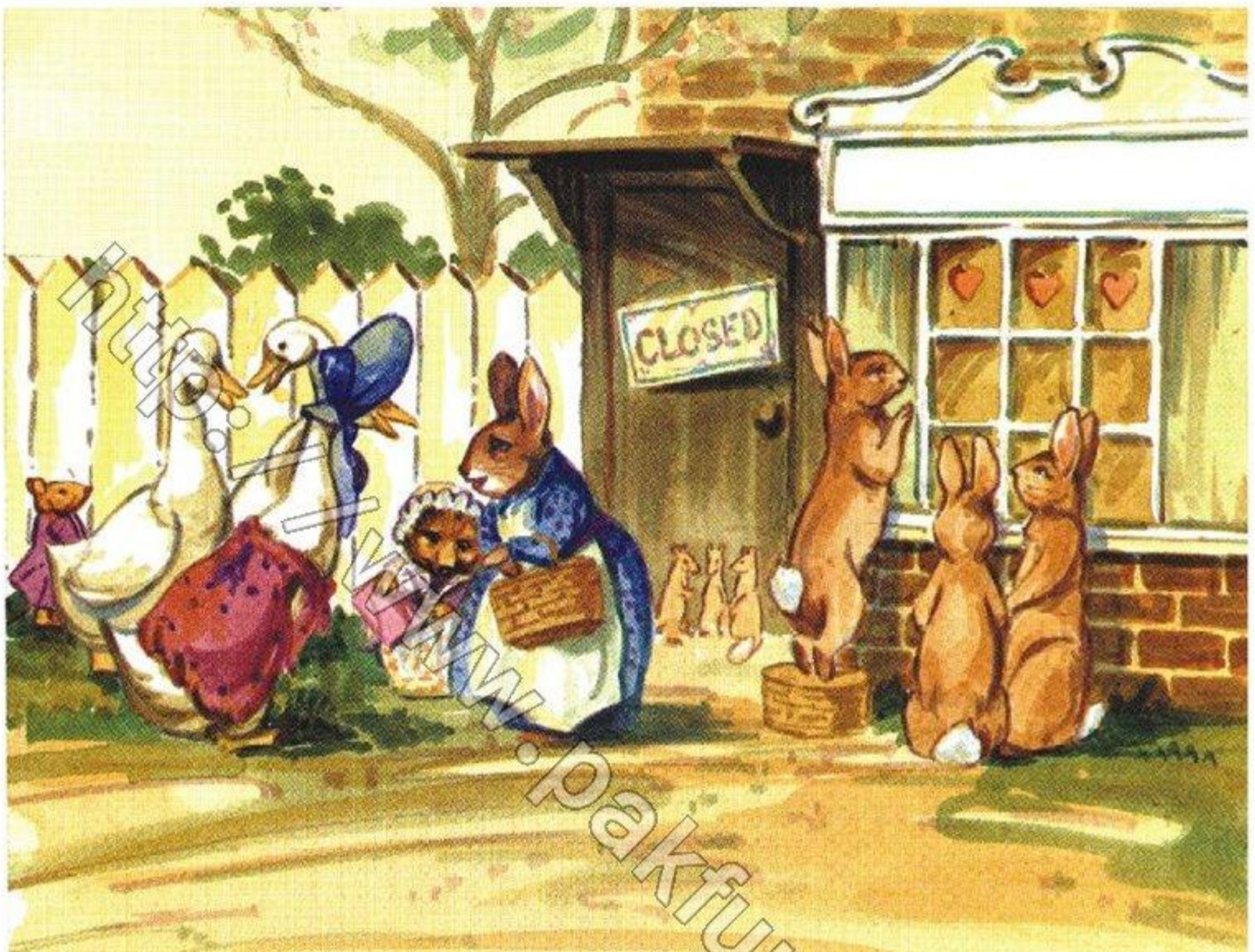
کاروبار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ وہ خود تو کسی قابل ہوتا نہیں اور دوسرے کو ساتھ بھی لے ڈوبتا ہے۔ تمہاری غفلت اور نادانی کی وجہ سے مرغا ہمارے مال کو مہنگے داموں بیچ کر نہ صرف پیسے اینٹھ چکا ہے بلکہ اس نے کوتوال کو بھی ساتھ ملا رکھا ہے۔ اگر مرغے کے خلاف کارروائی کرنے کی کوشش کی گئی تو کوتوال اسے تو کچھ نہیں کہے بلکہ الٹا ہمیں تنگ کرنا شروع کر دے گا۔ یہ سب معاملہ تو اپنی جگہ ہے' اس کے ساتھ ہمارے کردار اور نیک نامی پر جو ضرب پڑی ہے وہ ناقابل تلافی ہے۔ کتا بلی کی باتیں خاموشی سے سنتا رہا۔ بلی نے دکان میں اس کا حصہ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھ دیا اور خود اسی وقت فیصلہ کر لیا کہ وہ مرغے کے ہاتھوں لوگوں کو مزید لٹنے نہیں دے گی۔ اس نے وہ دکان ہمیشہ کیلئے بند کر دی تھی۔ جب اگلی صبح وہاں سودا لینے کیلئے پہنچے تو وہاں دکان کی بندش کا بورڈ دیکھ کر واپس لوٹ گئے۔ مرغے کو معلوم ہو چکا تھا کہ اس کا بھانڈا پھوٹ گیا ہے اس لئے اس نے کبھی وہاں کا رُخ نہیں کیا۔ وہ اپنا جمع کیا ہوا مال لے کر ہمیشہ کیلئے شہر چلا گیا تھا۔